رسائل و مسائل

جمہوریت اور جماعت

۱۔ جماعتِ اسلامی جمہوریت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے جب کہ یہ غلط جمہوریت ہے۔

۲۔ عوام تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے صحیح فیصلہ نہیں کرتے۔ پھر جمہوریت کیسے چلے۔

۳۔ جماعت کی دعوت حق کی دعوت ہے، پھر ہمیں کامیابی کیوں نہیں ہوتی۔ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم سے کون سی غلطی سرزد ہو رہی ہے۔

۴۔ کیا اسلامی حکومت کا بھی وزیر اعظم ہو گا؟ اسلامی نقطہ نظر سے تو خلیفہ ہونا چاہیے۔

۵۔ کیا ہمارے پاس ایسا دستور ہے کہ پوری دنیا میں ایک اسلامی حکومت ہو، اور دنیا کے ممالک اس کے صوبے ہوں، جیسا کہ خلفائے راشدین کے دور میں ہوتا تھا۔

۱۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ یہ جمہوریت غلط ہے، جب تک یہ نہ طے کیا جائے کہ کیوں غلط ہے۔ ایک غلط ہونا اس لیے ہو سکتا ہے کہ یہ خلافِ اسلام ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات رہنمائی کے لیے کافی ہونا چاہیے کہ یہ وہی جمہوریت ہے جس کی بحالی کے لیے سیّد مودودیؒ اور جماعتِ اسلامی نے طویل عرصہ جدوجہد کی اور تحریکیں چلائیں۔ یہ وہی جمہوریت ہے جو ۱۹۵۶ اور ۱۹۷۳ کے دساتیر میں ہم نے قبول کی۔ اب اس بحث کو دوبارہ اٹھانے کے لیے مضبوط دلائل ہونا چاہئیں، اور گزشتہ سارا لٹریچر سامنے ہونا چاہیے۔ صرف غلط ہونے کا فتویٰ دے کر اس پر سے گزر جانا صحیح نہیں۔

دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ قواعد و ضوابط میں ایسی خامیاں ہیں جن کی وجہ سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات صحیح ہے، اور ان کی اصلاح کی کوشش ضروری ہے۔ لیکن یہ اصلاح جمہوری ذرائع ہی سے ہو سکتی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس پر عمل کرنے والوں کے کردار میں خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے یہ" غلط نظر آتی ہے۔ یہ وجہ اس لیے معقول نہیں کہ انسانوں کی خرابیوں کی وجہ سے

جمہوریت کو غلط نہیں کہا جا سکتا، جس طرح مسلمانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے اسلام کو غلط نہیں کہا جا سکتا۔

۲ - عوام کی تعلیم و تربیت ضروری ہے، لیکن اس کا انحصار خواندگی پر نہیں۔ آج جو لوگ جمہوریت کی مٹی پلید کر رہے ہیں اور ملک کا ستیاناس کر رہے ہیں، وہ صرف خواندہ ہی نہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی ہیں۔ سیاسی لیڈر، جنرل، بیوروکریٹ، تاجر، اساتذہ، ڈاکٹر، انجینئر، جو خرابیوں کا سرچشمہ ہیں، اسی زمرہ میں آتے ہیں۔

۳ - دنیاوی ناکامی کی صورت میں ہمیں یقیناً ہمیشہ اپنی اخلاقی و تدبیری خامیوں کی تشخیص کرنا چاہیے، اور ان کا تدارک کرنا چاہیے۔ لیکن یہ بات بھی صحیح نہیں کہ ہر ناکامی کی وجہ لازماً ہماری خامی ہی ہو گی۔ جو خامی سے پاک تھے، جیسے انبیا، وہ بھی بعض اوقات اپنی قوموں کو سمجھانے میں ناکام رہے۔

۴ - قرآن و سنت میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہوا کہ اسلامی حکومت کے سربراہ کو خلیفہ کہلانا چاہیے۔ جب حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ منتخب ہوئے تو مسلمانوں نے انھیں خلیفۂ رسول اللہ کہنا شروع کیا۔ یہیں سے خلیفہ اور خلافت کا لفظ رائج ہو گیا۔ ورنہ معروف لقب ہمیشہ "امیر المومنین" رہا۔ سربراہِ حکومت وزیر اعظم بھی کہلا سکتا ہے، صدر بھی۔ ہر زمانہ کی اپنی اصطلاحات ہوں گی۔ جہاں اسلام نے واضح ہدایت نہیں دی، وہاں مسلمان آزاد ہیں کہ جو مناسب سمجھیں وہ کریں۔

۵ - اسلام کی رو سے یہ بھی ضروری نہیں کہ ساری دنیا میں سارے ممالک کو ایک ہی حکومت کے تحت ہونا چاہیے۔ بنو امیہ کے بعد ہی اسپین میں علیحدہ خلافت قائم ہو گئی تھی۔ ہاں، ان کو باہم برسرِپیکار نہ ہونا چاہیے، اور ملتِ کفر کے سامنے یک جان ہونا چاہیے۔ (خ - م)

علما کا فرض

آج ملک میں جو حالات ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ علما نے اپنے فرائض کما حقہ، انجام نہیں دیے۔ گھر کی خبر لینے کے بجائے بیرونِ ملک وفود بھیجے جاتے ہیں۔ جماعت کی توجہ بھی باہر ہی زیادہ ہے۔ علما کی اس عدم توجہی کے سبب ہے کہ اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کی بنا پر ایک عورت کی غیر شرعی حکومت مسلط ہے۔ اس حکمران عورت کو برا بھلا کہنے سے کچھ حاصل نہیں، قصور ان عوام کا ہے جنھیں علما سے صحیح راہنمائی نہیں ملی۔

علما کے فرائض کے بارہ میں چند گذارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا۔